شفقتوں اور محبتوں سے ہمیں نوازتے کہ حضرت داداجانؒ کی یاد تازہ ہو جاتی۔

اب بھی آنکھ میں آنسو بھر آتے ہیں جب ماضی قریب کے دارالعلوم کی طرف نگاہ اٹھتی ہے تو ہر درس گاہ اور ہر گوشے میں آپ جیسی نورانی ہستیاں درس و تدریس میں مصروف و مشغول نظر آتیں اور علم دین کے پروانے ان شمعوں کے گرد جمع رہتے۔ دفتر اہتمام اور مسند حدیث پر رونق افزاء شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ، حضرت مولانا محمد علی صاحبؒ صدر المدرسین حضرت مولانا عبدالحلیم صاحبؒ حضرت مولانا عبدالغنی صاحبؒ حضرت مولانا محمد ہاروت صاحبؒ حضرت مولانا سلطان محمود صاحبؒ اور حضرت مولانا گل رحمان صاحبؒ اور اسی طرح اب حضرت استاد محترم بھی اس بزم کو مزید افسردہ کر گئے۔ (اسی طرح دارالعلوم کے مفتی اعظم شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی فرید صاحب مدظلہ بھی عرصہ دراز سے بیماری کے باعث اپنے گھر میں صاحب فراش ہیں۔ ان کے جانے سے بھی دارالعلوم میں بیعت و ارشاد کی رونقیں ماند پڑ گئیں ہیں۔ ان کی صحتیابی کے لئے قارئین الحق سے دعا ہے) نماز جنازہ میں حضرت مولانا سمیع الحق صاحب، حضرت مولانا انوار الحق صاحب، حضرت مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ صاحب اور دیگر تمام اساتذہ کرام اور طلباء نے شرکت کی۔ مرحوم کا جنازہ تاریخی نوعیت کا تھا۔ نماز جنازہ سے پہلے حضرت مولانا سمیع الحق صاحب نے ایک اثر انگیز خطاب فرمایا اور حضرت مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ صاحب نے رقت آمیز دعا فرمائی۔ آپ کا جنازہ آپ کے برادر محترم حضرت شیخ الحدیث مولانا شمس الہادی صاحب مدظلہ نے پڑھایا۔ ہم اس موقع پر حضرت شیخ الحدیث مولانا شمس الہادی صاحب مدظلہ آپ کے صاحبزادے پروفیسر مولانا اظہار الحق صاحب، حافظ عطاء الحق صاحب، حضرت شیخ الحدیث مولانا مفتی رضاء الحق صاحب اور دیگر پسماندگان سے دلی تعزیت کرتے ہیں اور حضرت مولانا مرحوم کے رفع درجات کے لئے دعا گو ہیں۔

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے　　سبزہ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

ایران میں قیامت خیز زلزلہ ایک سبق آموز حادثہ

کتنی مشکل زندگی ہے کس قدر آساں ہے موت　　گلشنِ ہستی میں مانندِ نسیم ارزاں ہے موت
زلزلے ہیں بجلیاں ہیں قحط ہیں آلام ہیں　　کیسی کیسی دخترانِ مادر ایام ہیں

ایران کے مشہور و تاریخی شہر ''بم'' میں گزشتہ دنوں رات کی تاریکی میں جو قیامت خیز زلزلہ برپا ہوا۔ اور جس کی وجہ سے آناً فاناً 50 ہزار کے قریب انسانی جانیں لقمہ اجل بن گئیں۔ اور محشر سے پہلے حشر کا سماں بندھ گیا۔ لمحوں میں

تاریخی شہر مٹی اور راکھ کا ڈھیر بن گیا۔ ہنستے مسکراتے انسان زندہ درگور ہوگئے۔ کچھ ہی دیر بعد صبح ہوگئی۔ لیکن یہ صبح قیامت تھی۔ یہ صبح مصیبت تھی، یہ صبح صبح نہیں تھی بلکہ یہ شام خونچکاں تھی، زخمیوں اور آہ و بکا کرتے ہوئے انسانوں کے کانوں نے عرش بریں کو بھی لرزاں کر کے رکھ دیا تھا۔ اجتماعی اموات آفات ومصائب ہر دور میں اولاد آدم کی قسمت میں لکھے آرہے ہیں۔ تاریخ کے صفحات اٹھائیے اور قلب وجگر کو پیٹیے تو اَن گنت لرزہ خیز واقعات آپ کو پڑھنے کو ملیں گے۔ لیکن ''بم'' کا واقعہ اور اس کی لرزہ خیزی تو ہمارے ہی عہد اور ہماری ہی آنکھوں کے سامنے رونما ہوا ہے۔ اور اپنے مسلمان بھائیوں کی بے گوروکفن لاشوں کی اجتماعی تدفین کے مناظر' نقطہ انجماد کو پہنچی سردی میں لرزتے انسانوں کی فریادیں اور آہ وزاریاں ہم نے خود میڈیا کے ذریعے سنیں اور دیکھیں لیکن مجال ہے کہ ہمارے دلوں پر یا ہمارے کانوں پر اس کا رتی بھر اثر ہوا ہو۔ پہلے وقتوں میں ایک شخص کی جدائی پر سارا شہر لرز اٹھتا تھا اور یاد الٰہی اور فکر آخرت میں دل مصروف رہ جاتے۔ لیکن اب مادیت' حب دنیا' اور فکر معاش نے موجودہ عہد کے انسان کو بے حس بنا کر رکھ دیا ہے۔ اس جگر پاش واقعہ میں بھی پورے عالم اور خصوصاً عالم اسلام کے لئے درس عبرت کا بہت بڑا سامان موجود ہے۔ لیکن ہائے افسوس کہ نہ وہ دیکھنے والی آنکھیں ہیں اور نہ وہ اثر قبول کرنے والے دل۔ لگتا ہے ہم اتنے گئے گزرے ہوگئے ہیں کہ اب صورِ اسرافیل بھی ہم کو شاید خواب غفلت سے جگا سکے؟

ہم پڑوسی ملک ایران کے باسیوں اور حکومت سے اس المناک واقعہ پر دلی تعزیت کرتے ہیں۔ اور اس دکھ اور درد کی گھڑی میں ان کے ساتھ برابر کے شریک ہیں اور اپنے قارئین سے اپنے مظلوم اور مفلوک الحال بھائیوں کی مالی تعاون کی بھی اپیل کرتے ہیں اور اس طرح حکومت پاکستان سے بھی ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اپنے پڑوسی اسلامی ملک کی بھرپور امداد کرے۔ آخر میں ہم مرحومین کے رفع درجات کے لئے دعا گو ہیں اور خداوند تعالیٰ سے التجا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اس دلخراش اور سبق آموز عبرت انگیز واقعہ سے سبق حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (امین)

سابق عراقی صدر صدام حسین کی گرفتاری اور قانون مکافات عمل کی شہادت

گزشتہ دنوں آنکھوں اور کانوں نے ایسی دلخراش خبر دیکھی اور سنی کہ شدت غم اور وفور درد سے پورا عالم اسلام بلبلا اٹھا' یہ منظر سابق ڈکٹیٹر صدام حسین کی امریکی افواج کے ہاتھوں ذلت آمیز گرفتاری کا تھا' صدام حسین جو روز اول ہی سے متنازعہ ترین شخصیت کے طور پر جانے پہچانے جاتے ہیں۔ ان کی گرفتاری اور آخری ڈراپ سین نے بھی حسب سابق کئی سوالات جنم لئے ہیں لیکن ہم یہاں اس بحث میں نہیں الجھتے۔ ع اک معمہ ہے سمجھنے کا نہ سمجھانے کا